جدید معاملات کا حل

قرآن وسنت کی روشنی میں

مولانا مفتی اکرام اللہ مع اساتذہ کرام المرکز

دارالافتاء جامعۃ المرکز الاسلامی بنوں

نوٹ :- ذیل میں ہم قارئین کی استفادہ کیلئے وقت حاضر میں درپیش مسائل کے سوالات جو کہ دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی بنوں کو وقتاً فوقتاً موصول ہوئے ہیں، ان کے تحقیقی جوابات مع سوالات قارئین کی استفادہ کیلئے پیش خدمت ہے۔

فہرست ذیلی عنوانات

(1) ادھار کی وجہ سے قیمت میں اضافہ کرنے کا حکم
(2) بیع عینہ کا حکم
(3) قسطوں پر خرید وفروخت کے شرعی حدود اور شرائط
(4) PLS اکاؤنٹ میں رقم جمع کرنے کا حکم
(5) قسطوں کی بیع میں بقایا اقساط پر سال گزرنے کی صورت میں زکوۃ کا حکم
(6) ملکی اور غیر ملکی قانوناً ممنوعہ اشیاء کے درآمد و برآمد کا شرعی حکم
(7) بیع بالتقسیط کے متعلق ایک اور استفتاء کا جواب

(سوال نمبر 1) ادھار کی وجہ سے قیمت میں اضافہ کرنے کا حکم :-

میں نے ایک لاکھ روپے کا کپڑا یا تمباکو یا چینی یا گھی وغیرہ خریدی۔ اب میں یہ ایک سال کیلئے بطور قرضہ فروخت کر کے ایک لاکھ پچیس ہزار میں دے سکتا ہوں؟

جواب :- ادھار کی وجہ سے نرخ میں اضافہ کرنا یعنی قیمت زیادہ وصول کرنا جائز ہے بشرطیکہ خریدا ہوا مال قبض کیا ہو۔ صرف کاغذات خریداری سے مال قبضہ نہ کیا ہو بلکہ بائع سے خریدا ہوا مال اپنی جگہ پر لے آیا ہو اور اس کے بعد فروخت کرے۔ لیکن بہت زیادتی کرنا ادھار کیوجہ سے خلافِ مروت ہے اور مذموم ہے وفی الهداية الاترى انه يزاد فی الثمن لاجل الاجل (ص۲۱/۳)

و فی البحر الرائق لان للاجل شبها بالمبیع الاتری انه یزاد فی الثمن لاجل الاجل ثم قال بعد اسطر الاجل فی نفسه لیس بمال ولایقابله شئ من الثمن حقیقة اذا لم یشترط زیادة الثمن بمقابلته قصداً ویزاد فی الثمن لأجله اذاذکر الاجل بمقابلة زیادة الثمن قصداً فاعتبرناه فی المرابحة احترازاً عن شبهة الخیانة ولم یعتبر مالا فی حق الرجوع عملا بالحقیقة انتھی (بحر ص۱۱۴ ج۶ ھکذا فی الشامی ۱۵۸/۴ وکذا فی امداد المفتین ۸۵۹ وکذا فی عزیز الفتاویٰ ۶۳۵)

(سوال نمبر۲) بیع عینہ کا حکم :-

مجھے ایک لاکھ روپے کی ضرورت ہے میں ایک آدمی سے ایک لاکھ پچیس ہزار روپے کا سامان بطور قرضہ ایک سال خرید کر ان کو نقد میں ایک لاکھ میں فروخت کر دیتا ہوں۔ کیونکہ ان کی مالیت ایک لاکھ کی ہے کیا یہ سودا حلال ہے یا حرام؟

جواب :- مذکورہ معاملہ میں اگر آپ نے اس آدمی سے سامان خرید کر اپنے قبضے میں لانے کے بعد بازار یا مارکیٹ میں کسی شخص کو فروخت کر دے تو یہ معاملہ جائز ہے لیکن خلاف اولی ہے اور اگر آپ نے اس بیچنے والے پر قبضہ سے پہلے واپس فروخت کر دی یا آپ نے کسی اور شخص کو بیچ دی اور تیسرے شخص نے واپس اس مالک یعنی پہلے فروخت کرنے والے کو بیچ دی تو یہ صورت نا جائز اور مکروہ تحریمی ہے

و فی ردالمحتار قال فی الفتح ما حاصله ان الذی یقع فی قلبی انه ان فعلت صورة یعود فیها الی البائع جمیع ما أجربه او بعضه فیکره یعنی تحریما فان لم یعد کما اذا باعه المدیون فی السوق فلا کراهة فیه بل خلاف اولیٰ واقره فی البحر والنهر و الشر نبلالیة (۳۲۶ ج ۵) وفی الفتاوی الکاملیه وقال محمد هذا البیع فی قلبی کا مثال الجبال ذمیم اخترعه اکلة الربا وقال علیہ السلام اذا تبا یعتم بالعین واتبعتم اذناب البقر ذللتم و ظهرعلیکم عدوکم کمافی الرد وفی الدر المختارمن الکفالة ما نصه امرالاصیل کفیله ببیع العینة ای بیع العین بالربح نسیة لیبیعها المستقرض بأوّل لیقضی دینه اخترعه اکلة الربا وهومکروه مذموم شرعا لما فیه من الاعراض عن مبرة الاقراض ففعل الکفیل ذلک فالمبیع للکفیل و زیاده الربح علیه لانه العاقد ولا شئ علی الآمر لانه اما ضمان الخسران او توکیل بمجهول و ذلک باطل وکتب المحقق ابن عابدین قوله وهو مکروه ای عند محمد وبه جزم فی الهدایة (الفتاویٰ الکاملیہ ص۹۵، عالمگیری ص۲۰۸ ج۳، فتح القدیر ۲/۳۲۴، ھدایہ ص۱۲۳/۳)

(سوال نمبر۳) قسطوں پر خرید وفروخت کی شرعی حدود اور شرائط :-

ایک آدمی کی دکان میں واشنگ مشین یا روم کولر یا اور مشینری ہے وہ نقد میں یہی چیز تین ہزار میں دیتا ہے اور قسطوں پر چار ہزار میں دیتا ہے۔ یہ سودا حلال ہے یا حرام؟

(سوال نمبر۴) قسطوں پر خرید وفروخت کی شرعی حدود اور شرائط :-

میں نے ایک چیز سات سو روپے من کے حساب سے سو من خریدی۔ اب میں اس کو ایک ہزار روپے من کے حساب سے سال کیلئے ماہوار قسط پر دے کر فروخت کرسکتا ہوں یا نہیں؟

الجواب وباللہ التوفیق:- قسطوں پر خرید وفروخت جائز ہے بشرطیکہ ان شرائط کو ملحوظ رکھا جائے۔

۱۔ خریدتے وقت نقد یا ادھار کی قیمت میں سے کسی بھی ایک کا فیصلہ کرلیا جائے مثلاً ادھار کی قیمت اور مدت کا تعین کرلیا جائے یعنی کہ اس چیز کی کل کتنی قیمت ہوگی اور وہ کتنی مدت میں تمام اقساط ادا کرے گا۔

۲۔ دوسری بات یہ بھی ضروری ہے کہ اگر کبھی قسط کی ادائیگی میں تاخیر ہو جائے یا خریدار مقررہ وقت میں تمام اقساط ادا نہ کرسکے تو اس پر مزید رقم بطور جرمانہ عائد نہ کی جائے۔ اگر ان مذکورہ باتوں کا اہتمام کیا جائے تو قسطوں پر کسی چیز کو زیادہ قیمت پر فروخت کرنا جائز ہوگا اور اگر ایک بات کی بھی خلاف ورزی کی گئی تو پھر یہ بیع جائز نہیں ہوگی لہذا آپ ان شرائط کے ساتھ قسطوں پر کاروبار کریں۔ اور پھر جو رقم نقد کی بنسبت ادھار میں زیادہ حاصل ہوگی وہ سود نہیں ہوگی **فی المبسوط السرخسی واذا عقد العقد علی انه الی اجل کذا بکذا و بالنقد بکذا او قال الی شهر بکذا والی شهرین بکذا فهوفاسد لانه لم یعاطه علی ثمن معلوم و نهی النبی ﷺ عن شرطین فی بیع و هذا هو التفسیر الشرطین فی الشرطین فی بیع و مطلق النهی یوجب الفساد فی العقود الشرعیة و هذا اذا افترقا علی هذا فان کان یترا ضیان بینهما ولم یفترقا حتی قاطعه علی ثمن معلوم وأتما العقد فهو جائز لا نهما ما افتر قا لابعد تمام شرط حتمه العقد** (مبسوط ص۸ ج۱۳)

وفی الهدایه و یجوز البیع بثمن حال و مؤجل اذا کان الاجل معلوما (الهدایہ ص۲۱ ج۳) **الایری انه یزاد فی الثمن لاجل الاجل** (ص۴۷ ج۳)(وکذا فی البحر الرائق ص۱۱۴ ج۶)

(سوال نمبر۵) PLS اکاؤنٹ میں رقم جمع کرانے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ بینک میں PLS اکاؤنٹ میں نفع ونقصان شراکتی کھاتہ میں رقم جمع کر کے اسکے منافع لینا جائز ہے یا ناجائز ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ سعودی علماء اس منافع کو جائز کہتے ہیں آپ حضرات کی سعودی علماء کے اس قول کے بارے میں کیا تحقیق ہے؟

الجواب وباللہ التوفیق :- PLS ایک سودی کھاتہ ہے اوراس میں جمع کردہ رقم پر جومنافع دیا جاتا ہے وہ سود ہے لہذا یہ منافع لینااور استعمال کرنا حرام ہے اگر لاعلمی میں اکاؤنٹ کھول دیا ہوتو فوری طور پر بند کروایا جائے۔

آجکل جتنے بھی بنک نفع ونقصان کے کھاتے پر چل رہیں ہیں یہ تمام سودی کاروبار ہے ان میں اکاؤنٹ کھولنے سے اجتناب کریں البتہ اگر بدرجہ مجبوری اکاؤنٹ کھولا جائے تو جائز ہے کیونکہ اس کھاتے میں جمع کردہ رقم پر نہ سود لیا جاتا ہے اور نہ دیا جاتا ہے۔

تمام اسلامی ممالک کے جید علمائے کرام پر مشتمل ایک ادارہ "اسلامی فقہ اکیڈمی" کے نام سے جدہ سعودی عرب میں قائم ہے جس میں سعودی عرب کے جید علماء بھی ہیں ان کا متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہے کہ موجودہ بینکوں کا طریقہ کار اور نظام سود پر مبنی ہے لہذا اس میں قلیل وکثیر کسی بھی قسم کی زیادتی اور انٹرسٹ لینے کو گوارا نہ کیا جائے۔اور سودخوروں کیلئے اللہ اور رسول ﷺ کی طرف سے تباہ کن جنگ کا اعلان ہے۔

(ماخوذ از" قراردادیں اور سفارشات" شائع کردہ اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ سعودی عرب ص ۳۲)

(سوال نمبر۶) قسطوں کی بیع میں بقایا اقساط پر سال گزرنے کی صورت میں زکوۃ کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک گاڑی دس لاکھ روپے میں فروخت ہوئی جس میں تین لاکھ روپے نقد وصول کئے گئے اور باقی بالاقساط ادا کریگا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سال گزرنے پر زکوۃ بائع پر واجب ہوگی یا مشتری پر؟

الجواب وباللہ التوفیق :- صورت مسئولہ میں مذکورہ گاڑی اگر تجارت کی نیت سے خریدی ہے تو سال پورا ہونے پر گاڑی کی جو قیمت ہوگی اس میں بقدر قرضہ رقم مستثنی کر کے بقایا تمام میں مشتری پر زکوۃ واجب ہوگی۔لیکن اگر گاڑی ذاتی استعمال یا کرایہ پر چلانے کی غرض سے خریدی یا خریدتے وقت یہ نیت تھی کہ یہ گاڑی ذاتی استعمال یا ٹیکسی کے طور پر استعمال کروں گا اور اگر کوئی اچھا گاہک آیا تو فروخت بھی کرونگا تو ان صورتوں میں گاڑی میں زکوۃ واجب نہیں کیونکہ خریدتے وقت نیت خالص تجارت کی نہیں تھی کما فی فتح القدیر

(قوله و تشترط فيه التجارة) لانه لما لم تكن للتجارة خلقة فلا يصير لها الابقصد ها فيه وذلک هو فيه التجارة فلو اشترى عبداً مثلاً للخدمة ناويا بيعه ان وجد ربحاً لا زكوة فيه (ص۱۶۶ج۲)

وفى الاشباه ومن المنافى نية التردد وعدم الجزم فى اصلها وفى الملتقى عن محمد اشترى خادما للخدمة وهو ينوى ان اصاب ربحاً باعه لازكوة فيه (الاشباہ والنظائر ص۹۷ ج۱)

وفی الھندیۃ ولو اشتری جوالق لیؤاجرھامن الناس فلا زکوۃ فیھا لانہ اشتراھا للغلۃ لا للمبایعۃ کذا فی محیط السرخسی (ھندیہ ص۱۸۰ ج۱)

و فی الھدایۃ وان کان مالہ اکثر من دینہ زکی الفاضل اذا بلغ نصابا(۱۸۶ج۱)وکذافی امدادالاحکام ۲/۲۸)

(سوال نمبر۷) ملکی اور غیر ملکی قانوناً ممنوعہ اشیاء کی خرید وفروخت کا شرعی حکم :-

کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے میں کہ ایک ملک میں اگر جائز اشیاء ہوں مثلاً کپڑا، دوائی، اسلحہ اور چائے وغیرہ کمیشن پر ایک جگہ سے دوسری جگہ لانے لیجانے میں اگر عزت نفس بھی مجروح ہونے کا خوف ہو اور رشوت بھی دینی پڑے پھر لانا لیجانا کیسا ہے؟ اور اس طریقے پر حاصل کی ہوئی رقم حلال ہے یا حرام؟

جواب :- ایک ملک سے دوسرے ملک میں یا ملک کے اندر کسی جگہ سے دوسری جگہ سے جائز اشیاء لانے اور لیجانے پر شرعاً کوئی پابندی نہیں ہے مگر ملکی قانون کی وجہ سے جن چیزوں کا لانا ممنوع ہے ان کی حیثیت قانونی ممنوع کی ہے شرعی ممنوع کی نہیں، البتہ منفعت کی خاطر جان ومال کی عزت کو خطرہ میں ڈالنا درست نہیں۔ خصوصاً جبکہ اس میں رشوت بھی دینی پڑے پھر اس طرح کے کاروبار سے احتراز کرنا واجب ہے کیونکہ حدیث شریف میں رشوت لینے اور دینے سے بہت سختی سے منع فرمایا گیا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے الراشی والمرتشی کلاھما فی النار یعنی رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

تاہم اس طرح کا کاروبار کرنے سے جو نفع حاصل ہو وہ حلال ہے لیکن رشوت دینے کا گناہ ضرور ہوگا۔ لہذا ایسے کاروبار سے بچنا چاہئے۔ (ماخوذ فتاوی محمودیہ ۱۷۱،۱۷۵ج۴)

(سوال نمبر۸) بیع بالتقسیط کا شرعی حکم :-

کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص گاڑی خرید کر کچھ رقم نقد اور باقی ادھار قسطوں پر فروخت کرتا ہے مثلاً ایک لاکھ نقد وصول کئے اور بقایا رقم قسطوار وصول کرتا ہے تو اس طرح کا لین دین از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں؟ اسی طرح ہلدی وغیرہ خرید کر ادھار زیادہ قیمت پر فروخت کرنا کیسا ہے؟

جواب :- قسطوں پر خرید وفروخت شرعاً جائز ہے بشرطیکہ بیع کے وقت نقد اور ادھار کی قیمت کا تذکرہ کرنے کے بعد اسی مجلس میں کسی ایک قیمت کا فیصلہ کرلیا جائے مثلاً ادھار کی قیمت بھی طے کرلی جائے اور اس کی کل قسطیں متعین کرلی جائیں اور ہر قسط میں رقم کی مقدار بھی طے کرلی جائے اور قسط میں تاخیر کی وجہ سے جرمانہ بھی نہ لگایا جائے اور گاڑی اور جمع شدہ قسطیں بھی ضبط نہ کی جائیں اس طرح اگر معاملہ کیا جائے تو شرعاً یہ جائز ہوگا۔ اور ایسی صورت میں ادھار کی وجہ سے جو زیادہ قیمت دینی پڑتی ہے وہ سود نہیں ہے۔ البتہ

اگر خرید وفروخت کے وقت یہ کہا جائے کہ اگر نقد لوگے تو یہ قیمت ہوگی اور اگر ادھار لوگے تو یہ قیمت ہوگی اور اسی مجلس میں کسی ایک قیمت کو متعین نہ کرے تو یہ صورت جہالت ثمن کی وجہ سے ناجائز ہے اسی طرح ہلدی وغیرہ کی بیع کا بھی حکم ہے کما فی الهداية ويجوز البيع بثمن حال و مؤجل اذا كلن الاجل معلوما (هدایه ۲۱ ج۳)

وفي الهندية رجل باع على انه بالنقد كذا وبالنسيئة كذا والى شهر بكذا والى شهرين بكذ الم يجز (۳/۱۳۶)

(سوال نمبر۹) عشر سے پہلے مزدوری کے منہائی:-

زید نے 30 بوری گندم حاصل کیں تو کیا زید عشر کے اداء کرنے سے پہلے حاصل شدہ گندم کے کٹائی کی مزدوری، تھریشر کی مزدوری اور ہل، بلیڈ، ڈرل وغیرہ کی مزدوری منفی کرے گا یا نہیں؟ مدلل جواب دے کر مشکور فرمادیں۔

الجواب وباللہ التوفیق:- صورت مسئولہ میں زمین عشری ہے اس میں سے دسوان حصہ نکالنا چاہئے جبکہ یہ کُل پیداوار سے نکالا جائیگا، خرچہ وراعت ومزدوری وغیرہ منفی نہ کی جائیگی کذا في رد المحتار قوله (بلا رفه مؤن) أي يجب العشر في الاول ونصفه في الثاني بلا رفع أجرة العمال ونفقة البقر وكرى الأنهار وأجرة الحافظ ونحو ذلک (ردالمحتار 2/328)

واللہ اعلم بالصواب